سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے اپنی وفات سے قبل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرما کر جو اشعار پڑھے تھے، وہ یہ ہیں:

بَارَکَ فِیْکَ اللّٰہُ مِنْ غُلَامٍ   یَا ابْنَ الَّذِیْ مِنْ حَوْمَةِ الْحَمَامِ
نَجَا بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْمِنْعَامِ   فُوْدِیَ غَدَاةَ الضَّرْبِ بِالسِّھَامِ
بِمِائَةٍ مِّنَ اِبِلٍ سَوَامٍ   اِنْ صَحَّ مَا أَبْصَرْتُ فِیْ مَنَامِیْ
فَأَنْتَ مَبْعُوْثٌ اِلٰی الْأَنَامِ   مِنْ عِنْدِ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ
تُبْعَثُ فِیْ الْحِلِّ وَفِیْ الْحَرَامِ   تُبْعَثُ بِالتَّحْقِیْقِ وَالْاِسْلَامِ
دِیْنُ أَبِیْکَ الْبَرِّ اِبْرَاھَامِ   تُبْعَثُ بِالتَّخْفِیْفِ وَالْاِسْلَامِ
فَاللّٰہُ أَنْھَاکَ عَنِ الْأَصْنَامِ   أَنْ لَّا تُوَالِیَھَا مَعَ الْأَقْوَامِ

تو ہے وہ نقطۂ انوارِ فیضانِ خداوندی
کہ جس سے نور ساماں ہے فضائے بزمِ امکانی
بنے اگلے نبی تجھ سے ہوئے پچھلے ولی تجھ سے
ترے ہی فیض سے ارزاں ہوئی شاہوں کو سلطانی
مقاماتِ عروجِ روح تم سے ہیں نہ تم ان سے
ہے سورج خود سے روشن اور شعاعیں اس سے نورانی
نبوت ہی نہیں ختمِ نبوت کے ہو تم حامل
ستارے انبیاء ہیں اور تم ہو مہرِ نورانی
زمینی طاقتوں کا منتہا ہے ایٹمی ذرہ
خدائی طاقتوں کا منتہا ہے ذاتِ نورانی
کمالات نبوت ختم ہیں ذاتِ مقدس پر
نہ ہو ختمِ زمانی کیوں نہ پھر طغرائے پیشانی
براقِ برق پا تختِ رواں تھا ذاتِ اقدس کا
قدم کیا لیتا آکر منجمد تختِ سلیمانی

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

وَ الضُّحیٰ. وَ الیَّلِ اِذَا سَجی. مَا وَ دَّعَکَ رَبُّکَ وَ مَا قَلیٰ. وَ لَلآخِرَۃُ خَیرٌلَکَ مِنَ الْاُوْلٰی. وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْکَ ربُّکَ فَتَرْضیٰ. اَلَمْ یَجِدْکَ یَتِیماًفَآوَیٰ. وَ وَجَدَکَ ضَالًّا فَھَدَیٰ. وَ وَجَدَکَ عَائِلاً فَاَغنیٰ. فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْھَر. وَ اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْھَر. وَ اَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّث.

اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الہ الا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر و للّٰہ الحمد

اللہ کی شان کہ آج تذکرہ سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور آج کا دن کتنا پیارا دن، عید کا دن، ہم سب غسل کرکے پاک صاف ہوکر معطر ہوکر آئے ہیں۔

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب   ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

حضرت شیخ نوراللہ مرقدہ کے خلیفہ حکیم اجمیری صاحب، جمعہ کے دن ایک مسجد کے افتتاح کے موقع پر میرے ساتھ تھے۔ مسجد میں داخل ہونے سے پہلے، وہ باہر ٹھہر گئے۔ جیب میں سے شیشی نکالی، مسواک نکالی، اور جب انہوں نے اس کو اُنڈیلا، مسواک پر، تو اس کی خوشبو سے میں نے محسوس کیا کہ، اوہو! یہ کیا کر رہے ہیں؟

خوشبو سے پتہ چلا کہ جمعہ کا دن ہے، مسجد میں پہنچ کر سرکارِدوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ عالی کو یاد کرنا، اور درود شریف پیش کرنا ہے۔ مگر میرا دہن، ہونٹ، منہ، گناہوں سے آلودہ، گندگی سے بھرا ہوا، نجاستوں سے بھرا ہوا، یہ اس قابل نہیں کہ اس زبان کو میں ہلاسکوں، اور محمد نام لے سکوں۔ تو پہلے اُس مسواک پر، جو گلاب کا پانی اس بوتل میں تھا، وہ اُنڈیلا۔ اور پہلے اس سے

مسواک کی، پھر شروع کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف۔

آج عید کا دن بھی ہے۔ ہماری نجاستیں ماہ مبارک کے روزوں اور عبادتوں سے، یقیناً کچھ نہ کچھ پہلے کے مقابلہ میں کم ہوئی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ عالی کو، جیسا آپ کا مقام ہے، ہمیں پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمدی بن کر رہو

اب سرکار کی سیرتِ طیبہ کا باب بڑا وسیع ہے۔ اس لئے تذکرہ شروع کریں تو کہاں سے شروع کریں؟ ہجرت سے، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سالوں کی گنتی کے لئے، ہمیں سنت قائم کر کے دی۔ کہ سالوں کی گنتی، ایرانیوں کے طرح مت گنو، عیسائیوں کی طرح مت گنو، محمدی بن کر رہو۔ اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے گنتی شروع کرو۔ تو ہجرت سے شروع کریں، کہ جس کی ابتداء کیسے ہوئی؟

بسترِ احمد، شبِ ہجرت دے رہا ہے یہ صدا
اے علی! مردوں کو یوں ہی نیند آنا چاہئے

کہ کٹنے اور مرنے کے لئے تیار ہو کر بستر پر لیٹے اور وہاں علی پڑے سو رہے ہیں۔ آرام سے نیند بھی آ گئی، یقین ہے کہ چاروں طرف سینکڑوں تلواریں اُٹھی ہوئی ہیں، نیام سے باہر، ننگی تلواریں، اور اسی بستر پر وہ پڑنے والی ہیں۔ پھر بھی وہ سو گئے اور نیند بھی آ گئی۔

مدینہ طیبہ تشریف آوری

یہاں سے شروع کریں، ہجرت سے؟ یا اس لئے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین فرماتے ہیں کہ دنیا ساری ہم دیکھ رہے تھے، ظلمتوں سے بھری ہوئی تھی۔ حالانکہ مدینہ طیبہ میں تو کفر کم ہو چکا تھا، کتنے قبیلوں، کتنے گھروں میں، خاندانوں میں، اسلام داخل ہو چکا تھا۔ پھر بھی وہ فرماتے ہیں کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے، کہ جس دن سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم

ہجرت فرما کر جلوہ گر ہوئے، اور مدینہ طیبہ میں آپ تشریف لائے، وہ دن، کہتے ہیں انوکھا دن تھا۔ ہم بیّن فرق دیکھ رہے تھے، کہ اوہو! کہاں یہ اب تک جو ہم نے زندگی بھر کے ایام دیکھے، وہ ایام کہاں، اور یہ آج کا دن کہاں۔

جو دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ تشریف آوری کا ہے۔ سیرت کا بیان اس ہجرت سے شروع کریں؟ یا نبوت سے شروع کریں؟

غارِ حراء کا اعتکاف

میں نے رمضان میں بیہقی کی روایت سنائی تھی، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول شریف ہر سال ایک مہینہ کے لئے، خلوت گزیں ہونے کا تھا۔ غارِ حراء میں تشریف لے جا کر وہاں خلوت گزیں ہوتے تھے۔

اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمرِ شریف چالیس برس کو پہنچتی ہے، ایک روایت میں تینتالیس برس کو پہنچتی ہے، تو اُس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب غارِ حراء میں تشریف لے جاتے ہیں، تو اہل وعیال کے ساتھ تشریف لے جاتے ہیں کہ وہ بھی خلوت اختیار کریں، وہ بھی اعتکاف کریں۔ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ساتھ ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِس سال رمضان المبارک کے مہینہ میں غارِ حراء میں خلوت فرما رہے ہیں، اعتکاف فرما رہے ہیں۔

پہلی وحی

وہاں پر پہلی وحی نازل ہوتی ہے، بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم. اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَق، دونوں روایتیں ہیں، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہ ہے کہ فرشتہ نے پہلے، بِسۡمِ اللّٰہ پڑھی اِقۡرَءۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَق سے پہلے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم. اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَق۔ اسی لئے شوافع کے یہاں نماز جب شروع کی جاتی ہے، تو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡن۔

یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نبوت سے سرفراز فرمایا گیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی، کلامِ الٰہی کا نزول شروع ہوا، سب سے پہلی آیات آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئیں اِقْــــرَأْ بِـاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ. خَـلَـقَ الْاِنْسَـانَ مِنْ عَلَقٍ. اِقْرَأْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَم. الَّذِیْ عَـلَّمَ بِالْقَلَم. عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ، تو یہ آیات، پہلی وحی میں نازل ہوئیں۔ تو آیا سب سے پہلی جو یہ آیات نازل ہوئیں، سب سے پہلے جب قرآن کا نزول شروع ہوا، اور سب سے پہلی وحی آئی، نبوت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سرفراز فرمایا گیا۔ تو یہاں سے، نبوت سے سیرت کا بیان شروع کریں؟

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے ساری کائنات جگ مگ

یا سوچا کہ اُس سے اور پیچھے چلے جائیں۔ ہجرت سے نہیں، نبوت سے نہیں، ولادت سے شروع کریں، کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا قصہ بیان فرماتی ہیں، حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ اور فرماتی ہیں کہ، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے، تو جیسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس جہان میں تشریف لاتے ہیں، تو پوری دنیا منور ہو جاتی ہے۔

مکہ مکرمہ کے اپنے گھر میں سے حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہاں سے قصورِ شام اور کیا کیا دیکھا، وہاں سے دیکھ رہی ہیں کہ ساری کائنات روشن ہوگئی سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تشریف آوری سے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے اِس ظہور سے۔ کہ ماں نے اُسی وقت دیکھ لیا کہ یہ تمام ظلمتیں، تاریکیاں باطل نے جو پھیلا رکھی ہیں، صدیوں سے، سالہا سال سے، وہ تمام ظلمتیں اس نومولود سے دور ہونے والی ہیں۔ اپنی آنکھوں سے سارا منظر دیکھ لیا کہ کس طرح یہ ظلمتیں فنا کو پہنچیں گی، کس طرح ختم ہوں گی۔

یہاں سے شروع کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے تذکرہ سے سیرت کو بیان کرنا شروع کریں؟

نورِ نبوت کا ظہور

یا اُس سے بھی، اور پیچھے ہم چلے جائیں؟ کہ یہ اس نور کا ظہور تو ولادت پر ہوا، مگر یہ نور حضرت آمنہ کے بطن میں اور رحم میں منتقل ہونے سے پہلے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبداللہ کی پیشانی میں چمکتا تھا۔ اور ہر کوئی جو اُس صورت کو دیکھتا، حضرت عبداللہ کی صورت کو، تو فدا ہوتا تھا۔ بیسیوں حسینائیں اونچے اونچے گھرانوں کی اپنے آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدِ محترم حضرت عبداللہ کے لئے پیش کر چکی تھیں، اصرار کرتی تھیں۔

مکہ مکرمہ میں ایک کاہنہ تھی، جو سابقہ مذاہب کی کتابیں پڑھی ہوئی تھی، جنہیں اس کا علم تھا، کہ نبیِ آخر الزمان کس طرح تشریف لانے والے ہیں، تو وہ اصرار کر کے دعوت دیتی تھی، کہ ہم سے نکاح کر لو۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت مقدر فرمائی تھی بنی وہیب کے لئے۔ کہ ایک دن حضرت سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے جدامجد، دادا حضرت عبدالمطلب، اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کو فرماتے ہیں، کہ چلو بیٹا، آپ کا نکاح کراتے ہیں۔ اور نکاح کے لئے حضرت عبداللہ کو لے کر بنی وہیب کے گھر پہنچتے ہیں۔ تو جب وہاں پہنچتے ہیں، تو ایک وقت میں دو نکاح ہوتے ہیں۔

اللھم ھالۃ!

ہمارے یہاں لوگ نام پوچھتے ہیں کہ کبھی کوئی نام بتایا، تو کبھی کسی نام پر کسی کو اشکال بھی ہوتا ہے، ہالہ نام بتایا، تو کہتے ہیں کہ پھر کوئی مذاق بھی کرے گا کہ ہیلو ہیلو hello,hello۔ نام بگاڑے گا۔ کتنا پیارا نام ہالہ، اِن کو کیا معلوم کہ اس کی کیا تاریخ ہے، اس مبارک نام کی؟

ایک دفعہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے درِ دولت پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہاں ایک خاتون سلام کرتی ہیں، آواز دیتی ہیں، نوک کرتی ہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کان مبارک میں جیسے ہی اُس خاتون کی آواز پہنچتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا

شغل چھوڑ کر گھبرا کر کھڑے ہو جاتے ہیں، **اللّٰھم ھالۃ**۔

جیسے ہی وہ آواز سنتے ہیں، تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی مرحوم زوجۂ مطہرہ، حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، یاد آجاتی ہیں، کہ یہ تو اُن کی آواز ہے، یہ تو خدیجہ کی آواز ہے۔ لیکن حضرت خدیجہ کو اس دنیا سے رخصت ہوئے کتنے برس ہو گئے، تو خدیجہ کہاں سے آ گئی؟ لیکن پھر ذہن کام کرتا ہے، کہ اوہو! پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال آیا کہ اندر خواتین جو باتیں کر رہی ہیں، تو یہ خدیجۃ الکبریٰ نہیں ہیں، اُن کی بہن ہالہ ہیں۔ بہنوں کی آواز ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہوتی ہے۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد آیا کہ یہ تو ہالہ ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ منظر دیکھا، کیسے برداشت کر سکتی تھیں۔ کہ یہ جو میرے ساتھ رہتی ہیں، سوکنیں، اُن کو میں مشکل سے گوارا کرتی ہوں۔ کہ یہ سب فناء ہو جائیں، مر جائیں، تو یہ میرے محبوب، تنہا میرے پاس، میری گود میں رہیں۔ تو یہ تو اور آگے چلے گئے، کہ جو قبر میں ہے اس کو یاد فرما رہے ہیں۔

اب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا کہا؟ کہ یا رسول اللہ! ایک بڑھیا آپ کو ملی تھیں، اس کے گال پر گوشت بھی نہیں تھا، چپٹے ہوئے اس کے گال، اُس کو مرے ہوئے برسوں ہو گئے، اب تک آپ یاد فرماتے ہیں، کب تک یاد فرماتے رہیں گے؟

خديجة كانت و كانت

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ **خَدِيْجَة كَانَتْ وَ كَانَتْ**، میں اس پر کہا کرتا ہوں کہ یہ جملہ، فصاحت اور بلاغت کی انتہا پر ہے، دنیا کا کوئی فصیح و بلیغ انسان کسی زبان کا، عربی زبان کا جاننے والا، اس کی زبان سے یہ نکل نہیں سکتا تھا۔ اعجاز و بلاغت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا کی فضیلت انتہائی درجہ کی بیان فرما دی۔

کیسے؟ کہ خدیجہ کو تم پوچھتی ہو، تو **خَدِيْجَة كَانَتْ وَ كَانَت** خدیجہ کی کہانیاں اور جو سٹوری